اِمدادُ المُشتاق

الیٰ

اشرف الاخلاق

تصنیف و تالیف

...الامت حضرت مولینا اشرف علی صاحب تھانویؒ

تذکرہ

...ت الحاج شاہ محمد امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ

اسلامی کتب خانہ

ہماری دیگر مطبوعات



اسلامی کتب خانہ

فضل الٰہی مارکیٹ، چوک اردو بازار، لاہور

Ph:7223506-7230718

اِمدادُ المُشتاق

اِلیٰ

اشرف الاخلاق

تصنیف و تالیف

حکیم الاُمت حضرت مولینا اشرف علی صاحب تھانویؒ

تذکرہ

حضرت الحاج شاہ محمد امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ

اسلامی کتب خانہ

فضل الٰہی مارکیٹ چوک اردو بازار لاہور

فون: 7223506-7230718

نام کتاب .... امدادالمشتاق

تصنیف وتالیف .... مولانا اشرف علی تھانویؒ

ناشر .... اسلامی کتب خانہ

طابع .... شکیل ممتاز

مطبع .... لعل ستار پرنٹرز لاہور

کمپوزنگ .... فراز کمپوزنگ سنٹر لاہور

فہرست مضامین امدادالمشتاق

کی عمر تین یا چار سال کی تھی۔ راؤ صاحب نے کچھ عجیب اخلاص کے ساتھ مسافر مہمان کی مدارات کی اور شب کو بیعت کی درخواست کرنے لگے۔ حضرت مولانا نے انکار فرمایا اور کہا کہ اعلیٰ حضرت ابھی تشریف فرما ہیں اگر یہ قصد ہے تو وقت کو غنیمت سمجھئے غرض راؤ صاحب نے آپ کا ارشاد سر آنکھوں پر رکھا اور ساتھ ہی چلنے کے متمنی و عازم ہوئے۔ حضرت مولانا نے اپنی بے سروسامانی اور اندیشہ ناک حالت ظاہر فرما کر سمجھایا کہ معیت قرین مصلحت نہیں البتہ اگلے دن آپ آئیں۔ اعلیٰ حضرت سے سفارش کا میں ذمہ دار ہوں چنانچہ ایک شب قیام فرما کر مولانا چل دیئے اور اعلیٰ حضرت کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ اگلے دن راؤ صاحب بھی حاضر آستانہ ہوئے اور حضرت مولانا کی تقریب سے ایسی حالت میں بیعت ہوئے جس کو سراسیمگی اور چل چلاؤ کی حالت کہا جاتا ہے۔ حضرت امام ربانی نے ہر چند اصرار کیا۔ کہ بندہ کو ہمرکاب لے چلیں۔ مگر اعلیت حضرت نے نہ مانا اور یہ فرمادیا۔ حضرت مولانا بادل ناخواستہ الفراق الفراق کہتے روانہ ہوئے اور آنکھوں میں آنسو بھر لائے۔ اعلیٰ حضرت نے تسلی و تشفی دی اور فرمایا میاں رشید احمد تم سے تو حق تعالیٰ کو ابھی بہتیرے کام لینے ہیں۔ گھبراؤ مت ہندوستان سے نکلتے وقت تم سے ضرور مل کر جاؤں گا۔ خدا تمہاری عمر دراز کرے اور مراتب میں ترقی دے۔ اس کے بعد دیر تک چھاتی سے لگائے رکھا۔ اور آخر کار پدرانہ شفقت اور مربیانہ محبت کے انداز پر خود بھی چشم نم ہوئے اور مولانا کو بھی رلایا

(تذکرۃ الرشید ص ۸۰ ج ۱)

ہجرت مکہ معظّمہ و نکاح

حال: ایام غدر ہندوستان میں بوجہ بے نظمی دین و تغلب معاندانِ دین قیام ہند گراں خاطر ہوا اور ارادۂ سابقہ ہجرۃ و اشتیاق بالغہ زیارت روضۂ حضرت رسالت پناہ ﷺ جوش و خروش میں آیا اور ۱۲۷۶ھ بارہ سو چھتر ہجری میں براہ پنجاب روانہ ہوئے

اور اثنائے راہ میں پاک پٹن وحیدرآباد سندھ وغیرہ موضع میں زیاراتِ بزرگانِ مقامات مذکور سے مشرف اور فیوض و برکات سے مالا مال ہوتے ہوئے کراچی بندرگاہ پہنچے وہاں سے جہاز پر سوار ہوئے اور انوار و برکات ہجرت ابتدائے سفر سے مشاہدہ فرمانے لگے۔ اور بعد طے منازل خیر البلاد مکہ معظمہ پہنچے۔ اور انوار و برکات اس مقام متبرک سے فیضیاب ہوئے اور اس مقام مقدس کو مسکن و ماوی اپنا بنایا اولاً چند سال تک جبل صفا پر اسمٰعیل سیٹھ کے رباط کے ایک خلوہ میں معتکف رہے اور مشغولی حضرت حق جل و علا مہلت نہ دیتی تھی کہ جو دوسرے مخاطب ہوں ناچار مخلوق سے کم ملتے تھے۔ لیکن مشاہیر علماء و شیوخ کے ساتھ (مثل شیخ یحییٰ پاشا داغستانی حنفی نقشبندی مجددی مہاجر و حضرت شیخ قانیسی شاذلی و حضرت شیخ ابراہیم رشیدی شاذلی و شیخ احمد دہان مکی وغیرہم اللہ تعالیٰ) کبھی کبھی خلوت و جلوت میں اکٹھا ہوتے تھے۔ اور کلمات رمز و اسرار و لطف و اخلاق درمیان میں آتے تھے اور باہم رسم دوستی مستحکم رکھتے تھے اور یہ حضرات کمال تعظیم و احترام حضرت ایشاں کی فرماتے تھے اور توجہ و ہمت حضرت ایشاں اس بلدہ طیبہ میں طرف تعلیم ناقصاں کے کچھ کم تھی۔ غالباً بہ نسبت ہندوستان کے ایک و ہزار کا فرق تھا البتہ جو لوگ موسم حج میں ہندوستان سے آتے تھے اور رسم ارادت سابقہ رکھتے تھے بتقاضائے اخلاق کریمہ ان لوگوں سے بعنایت پیش آتے تھے اور ان کی خاطر مجلس عام میں جلوہ فرماتے تھے اور میل خاطر بطرف مثنوی معنوی حضرت مخدومی مرحومی مولانا رومی قدس اللہ سرہٗ بہت زیادہ تھا جو کوئی عالم ہندوستان کا سال دو سال تک خدمت بابرکت حضرت ایشاں میں حاضر ہوتا ہے ضرور درس اس کتاب شریف کا رنگ ذکر و شغل و مراقبہ میں حاصل کرتا ہے اور دامن دل کو گلہائے معارف گوناگوں سے مملو فرماتا ہے راقم کمترین (مؤلف) نے بھی اس سعادت سے حصہ پایا ہے اور حظ حاصل کیا ہے اور پچاس اور کئی سال حضرت ایشاں نے تجرد میں بسر کئے اور مشغولی حضرت حق سبحانہ تعالیٰ میں مصروف رہے بعد ازاں اشارت غیبی پہنچی کہ حضرت رسول

عالیشان محل کی اس وقت بنیاد رکھی گئی اور عمر بھر کی بیع وشرا کا اس رات میں سودا شروع ہوا (تذکرۃ الارشید ص۴۲ جلد۱)

حال حضرت امام ربانی سے ایک مرتبہ کسی شخص نے دریافت کیا تھا کہ اعلیٰ حضرت نے تو آپ سے وعدہ فرمایا تھا کہ ''اطمینان رکھو میں عرب روانہ ہوتے وقت تم سے مل کر جاؤں گا۔ مگر آپ گرفتاری وحوالات میں رہے آپ کی رہائی سے قبل ہی اعلیٰ حضرت نے بیت اللہ کی جانب ہجرت فرمائی'' گویا سائل کا مطلب یہ تھا کہ ملاقات کے خوشکن الفاظ محض تسلی کے لیے تھے جس کا وقوع نہیں ہوا۔ حضرت نے بہت ہی ہلکی آواز سے فرمایا ''اعلیٰ حضرت وعدہ خلاف نہ تھے'' چنانچہ دوسرے طرق سے معلوم ہوا کہ باوجود سنگین پہرہ کے اعلیٰ حضرت نے جیل خانہ کے اندر قدم رکھا اور کئی گھنٹہ باتیں کر کے شب ہی میں واپس ہوئے اور عرب کو روانہ ہوئے۔ مولوی ولایت حسین صاحب کی روایت ہے کہ حکیم صاحب جو اعلیٰ حضرت کے مرید انبالہ کے رہنے والے بندہ کے ساتھ سفر حج میں شریک تھے۔ کہ جس زمانہ میں مولانا گنگوہی جیل خانہ میں تھے اعلیٰ حضرت حاجی صاحب ایک دن فرمانے لگے کہ میاں کچھ سنا کیا مولوی رشید احمد کو پھانسی کا حکم ہوگیا۔ خدام نے عرض کیا کہ حضرت کچھ پتہ نہیں ابھی تک تو کوئی خبر آئی نہیں فرمایا ہاں حکم ہوگیا چلو یہ فرما کر اٹھ کھڑے ہوئے حکیم صاحب کا بیان تھا کہ برسات کا زمانہ تھا مغرب کے بعد اعلیٰ حضرت اور میں اور غالباً مولوی مظفر حسین صاحب کاندھلوی غرض تین آدمی چلے شہر سے نکل کر تھوڑی دور جا کر اعلیٰ حضرت زمین کی گھاس کے قدرتی سبز مخملی فرش پر بیٹھ گئے اور کچھ دیر سکوت فرما کر گردن اوپر اٹھائی اور فرمایا پھر چلو مولوی رشید احمد کو کوئی شخص پھانسی نہیں دے سکتا خدائے تعالیٰ کو ان سے ابھی بہت کچھ کام لینا ہے۔ چنانچہ چند روز بعد اس کا ظہور ہوگیا والحمد للہ علیٰ ذلک (تذکرۃ الرشید ص۸۵)

حال ایک دن امداد پیر کا ذکر مذکور تھا حضرت نے فرمایا رامپور میں ایک شخص

نے ادھر ادھر سے چندہ کے طور پر جمع کر کے مسجد بنائی تھی مسجد تو بن گئی لیکن کنواں سلور پر نہ بیٹھتا تھا اور برابر لحل نکلتی آتی تھی اس شخص کو بڑا فکر تھا کہ روپیہ تو رہا نہیں اور کنواں درست ہوتا نہیں یا اللہ کیا کروں ایک روز یہی سوچ کرتے کرتے رو پڑے اور روتے روتے غنودگی سی آگئی تو دیکھا کہ حضرت تشریف رکھتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ تسلی رکھ ایک شخص آ کر تیرا کام کردیگا پھر ان کو تشفی سی ہوگئی اگلے روز ایک شخص لمبا جھڑنگا کسی گاؤں کا آیا اس نے دریافت کیا کہ یہاں کوئی کنواں بن رہا ہے اس میں کچھ خرابی ہے انہوں نے اس کو کنواں دکھلایا اور مزدوری کے لیے کہا اس نے کچھ معمولی سی محنت کہی اور جلد سر کنڈے مونج وغیرہ منگا کر بینڈے بنوائے اور خود کنویں میں اتر کر دو تین جھام لگائے اور بینڈے کام میں لایا اور جلد نکل آیا لوگ کہتے تھے کہ وہ کنواں بالکل سار پر جا بیٹھا اور اچھا خاصہ ہوگیا (تذکرۃ الرشید ص۲۷۹)

حال ایک بار ارشاد فرمایا کہ جب ہمارے حضرت پنجلاسہ واقع پنجاب میں مقیم تھے اور باغیان عذر کی تفتیش وداروگیر ہو رہی تھی تو ایک شب کسی نے مخبری کر دی کہ حضرت ایک شخص کے اصطبل میں مقیم ہیں کلکٹر ضلع خود سوار ہو کر شب کو قریب نیم شب دروازہ اصطبل پر آ موجود ہوا اور کواڑ کھلوانے چاہے بڑے بھائی نے جو مالک مکان تھے انگریز سے کہا کہ آپ نے اس وقت کیوں تکلیف فرمائی انگریز نے گھوڑا دیکھنے کا بہانہ کر کے کہا کہ کواڑ کھولو چنانچہ کواڑ کھولے گئے دیکھا تو بستر لگا ہوا تھا اور سب سامان لیٹنے کا درست تھا لیکن حضرت نہ تھے ادھر ادھر دیکھا کہیں پتہ نہیں چلا مالک مکان سے پوچھا کہ یہ بستر کس کا ہے اس نے کہا کہ میرے چھوٹے بھائی کا ہے خوف کے مارے پیشاب خطا ہوگیا لیکن انگریز نے اور کچھ نہیں پوچھا اور گھوڑے کو دیکھتے ہوئے واپس ہوگیا غالباً حضرت کو کشف سے یہ حال آمد انگریز کا معلوم ہوگیا ہوگا کہ پہلے سے تشریف لے گئے۔ (تذکرۃ الرشید ۲۸۲) ف اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس وقت بھی وہاں ہی تشریف رکھتے ہوں اور اللہ تعالیٰ نے ابصار سے پوشیدہ فرما دیا ہو

ہمارے حضرت گنگوہ تشریف لائے اور یہاں خبر تھی کہ میں اب رہا ہوا اب رہا ہوا۔ حضرت نے فرمایا کہ اس کے چھوٹنے میں ابھی دیر ہے ہم اس سے مل آئے ہیں انہیں ایام میں کہ میں قید خانہ میں تھا۔ خواب میں آپ تشریف لائے گویا میرے پاس تشریف رکھتے ہیں اور تسلی فرماتے ہیں پھر حضرت یہاں سے تشریف لے گئے۔ اور میں ایک ماہ بعد چھوٹ آیا۔ (تذکرۃ الرشید ص ۲۶۹)

حال ایام غدر میں حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ قصبہ کیتھل میں بھی کچھ دنوں مقیم رہے۔ میں بھی حضرت کی خدمت میں حاضر تھا وہاں ایک بزرگ حضرت کی ملاقات کے لیے تشریف لایا کرتے تھے۔ سکھ لوگ ان کے معتقد زیادہ تھے۔ چنانچہ ان کے ہمراہ سکھ بھی حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتے اور گردکی حالت دیکھ کر حضرت حاجی صاحب کا ادب کیا کرتے تھے۔

(تذکرۃ الرشید ص ۲۳۸ جلد ۲)

اہتمام شریعت

حال جن لوگوں کے پاس خرچ کم رہ گیا تھا یا وطن پہنچنے کی ضرورت تھی وہ رخصت ہو کر جہاز میں سوار ہوئے اور حضرت امام ربانی قدس سرہ نے مع اپنے خاص رفقاء کے یہاں سے جانے کا نام نہ لیا۔ ایک ماہ گزرنے پر آپ کے اکثر ہمراہیوں کے پاس زادراہ قریب الختم پہنچ گیا۔ اور باہم خفیہ مشورے ہونے لگے کہ کس طرح حضرت سے چلنے کی درخواست منظور کرائیں۔ مگر رعب ولحاظ کے باعث کسی کی ہمت نہ ہوتی تھی اور ہمت بھی ہوتی تو منظوری دشوار تھی۔ غالباً یہی جواب ملتا کہ جس کو عجلت ہو وہ چلا جائے۔ ایک دن ایک مرتبہ ضرورت مند اصحاب نے اعلیٰ حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں ساری حالت عرض کی اور چاہا کہ حضرت کو حکماً ہندوستان جانے کو فرمادیں کہ ہمیں معیت کی نعمت سے محرومی نہ ہو چنانچہ اعلیٰ حضرت نے درخواست منظور فرمائی۔ اور حضرت امام ربانی سے فرمایا کہ مولانا جی تو نہیں چاہتا کہ آپ سے علیحدگی ہو مگر ہمراہیاں کے پاس خرچ کم رہ گیا ہے اور آپ کی ذات سے اہل ہند کو جو نفع ہے وہ ظاہر ہے اس لیے مناسب یوں ہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ ہندوستان واپس ہوں اعلیٰ حضرت کے حکم پر حضرت مولانا سوائے تعمیل کیا فرما سکتے تھے واپسی کا قصد فرمایا لیا اور تہیہ سفر شروع کر دیا۔ اتفاق سے جس روز چلنا قرار پایا تھا۔ عین اسی دن پلونا کے فتح ہونے اور روس کے قبضہ میں آ جانے کی وحشتناک خبر مکہ بھی پہنچی مگر اس طرح کہ تصدیق وتحقیق کی کوئی صورت نہ پائی ہر چند کہ اس خبر نے طبعی رنج وغم اور تحقیق کی طلب وفکر کے باعث پھر قصد سفر ملتوی کرنے پر مجبور کیا لیکن اعلیٰ حضرت حاجی صاحب نے یہ فرما کر کہ سلسلہ اخبارات بند ہو رہا ہے یہاں مہینوں میں بھی تصدیق یا تکذیب اس خبر کی نہ ہو سکے گی جاؤ بسم اللہ کرو جو کچھ مقدر تھا ہوا اور جو ہونا ہے وہ ہو کر رہے گا (تذکرۃ الرشید ص ۲۴۱) ف باوجود مفارقت کی ناگواری کے

إِنَّ هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ فَمَن شَاءَ ذَكَرَهُ

الحمد للہ کہ امام ہمام قدوۃ الانام قطب العالم جنید عصر نعمان دوران بخاری وقت
حضرت مولانا الحافظ الحاج المولوی رشید احمد محدث گنگوہی قدس اللہ سرہ کی سوانح

مسمّٰی بہ

تذکرۃ الرشید

اخوان طریقت کی خدمت میں خصوصًا اور محبان سنت اہل اسلام کی خدمات میں عمومًا
پیش کرنے اور اپنے لئے باقیہ صالحہ ذخیرۂ آخرت بنانیکی نیت سے باہتمام عاجز عاشق الٰہی

بلالی سٹیم ساڈھورہ میں طبع ہوئی

بار اول تین ہزار

عام قیمت عسہ/

کہ "رشید احمد تمنے مفسدوں کا ساتھ دیا اور فساد کیا؟" آپ جواب دیتے "ہمارا کام فساد کا نہیں نہ ہم مفسدوں کے ساتھی" کبھی دریافت ہوتا کہ "تمنے سرکار کے مقابلہ میں ہتیار اٹھائے؟" آپ اپنی تسبیح کی طرف اشارہ کرکے فرماتے کہ "ہمارا ہتھیار تو یہ ہے" کبھی حاکم دھمکاتا کہ ہم تمکو پوری سزا دینگے آپ فرماتے "کیا مضائقہ ہے مگر تحقیق کرکے" ایک مرتبہ حاکم نے پوچھا کہ "تمہارا پیشہ کیا ہے؟" آپنے فرمایا "کچھ بھی نہیں مگر زمینداری" غرض حاکم نے ہرچند تحقیق کیا اور تجسس و تفتیش میں پوری کوشش صرف کردی مگر کچھ ثابت نہوا اور ہر بات کا معقول جواب پایا آخر بری کئے گئے اور فیصلہ سنا دیا گیا کہ "رشید احمد رہا کئے گئے"۔

حضرت امام ربانی سے ایک مرتبہ کسی شخص نے دریافت کیا تھا کہ اعلیحضرت نے تو آپسے وعدہ فرمایا تھا کہ "اطمینان رکھو میں عرب روانہ ہوتے وقت تم سے ملکر جاؤنگا" مگر آپ گرفتاری و حوالات میں رہے آپکی رہائی سے قبل ہی اعلیحضرت نے بیت اللہ کی جانب ہجرت فرمائی گویا سائل کا مطلب یہ تھا کہ ملاقات کے خوشکن الفاظ محض تسلی کے لئے تھے جسکا وقوع نہیں ہوا۔ حضرت نے بہت ہی ہلکی آواز سے فرمایا "اعلیحضرت وعدہ خلاف نہ تھے" چنانچہ دوسرے طرق سے معلوم ہوا کہ باوجود سنگین پہرہ کے اعلیحضرت نے جیلخانہ کے اندر قدم رکھا اور گھنٹے باتیں کرکے شب ہی میں واپس ہوئے اور عرب کو روانہ ہوئے۔

مولوی ولایت حسین صاحب کی روایت ہے کہ حکیم صاحب جو اعلیحضرت کے مرید انبالہ کے رہنے والے بندہ کے ساتھ سفر حج میں شریک تھے فرماتے تھے کہ جس زمانہ میں مولانا گنگوہی جیلخانہ میں تھے اعلیحضرت حاجی صاحب ایک دن فرمانے لگے کہ "میاں کچھ سنا کیا مولوی رشید احمد کی پھانسی کا حکم ہوگیا؟" خدام نے عرض کیا کہ حضرت کچھ پتہ نہیں ابھی تک تو کوئی خبر آئی نہیں فرمایا "ہاں حکم ہوگیا چلو" یہ فرماکر اٹھ کھڑے ہوئے حکیم صاحب کا بیان تھا کہ برسات کا زمانہ تھا مغرب کے بعد اعلیحضرت اور میں اور غالباً مولوی منظر حسین صاحب کاندھلوی غرض تین آدمی چلے شہر سے نکلکر تھوڑی دور جاکر اعلیحضرت زمین کی گھاس کے قدرتی سبز مخملی فرش پر بیٹھ گئے اور کچھ دیر سکوت فرماکر گردن اوپر اٹھائی اور فرمایا "پھر چلو مولوی رشید احمد کو کوئی شخص پھانسی نہیں دیسکتا خدائے تعالیٰ کو اُن سے ابھی بہت کچھ کام لینا ہے" چنانچہ چند روز بعد اسکا ظہور ہوگیا والحمد للہ علیٰ ذالک۔

مولوی ابو النصر اور انکے والد مولوی عبد الغنی صاحب مع متعلقین احباب و اقارب کے جو نظر بند ہوکر پڑے جھٹکے کھا رہے اور دربدر مارے پھرتے خاک اڑاتے چھ ماہ گزار چکے تھے روح افزا حکم سنتے ہی کھل پڑے اداس چہرہ پر تازگی آگئی جسپر ہوائیاں اڑ رہیں اور مُردنی چھائی ہوئی تھی وہ دل جو بند کلی کی طرح بند یا سوکھے